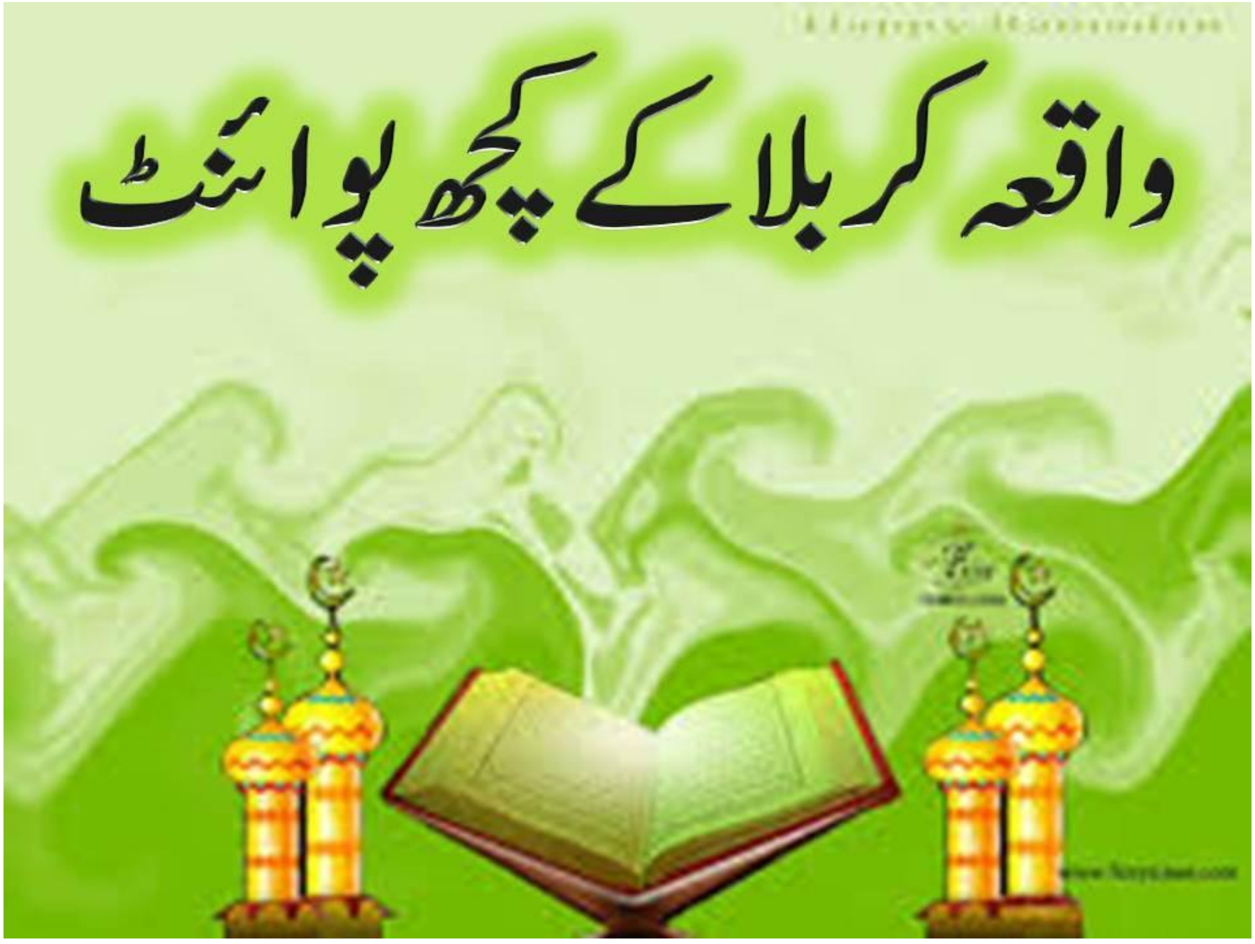


نقات کی طرف آنے سے پہلے یہ بتادوں کہ اس موضوع سے وابستہ میری کچھ مزید فائلز بھی ہیں جو آپ حاصل کر سکتے ہیں

شانِ صحابہؓ- اہل السنہ کے نزدیک اہلِ بیتؓ کا مقام- شیعہ کی شراتیں- یزید بن معاویہؒ- شیعہ کا کفر- محرم الحرام-



فہمِ اسلام لائبریری
محمد اکرام 0322-48-66-850

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدنا حسینؓ کو غلطی لگی

جذباتی نہ ہوں، سارا پڑھ لیں
معصوم عن الخطاء کوئی نہیں،
انبیاءؑ سے بھی غلطیاں ہوئیں، چھوٹی بھی
اور بڑی بھی

آیئے دیکھتے ہیں

26

کیا بارہ امام معصوم عن الخطاء ہیں:

امام سنیوں کے ہوں یا شیعوں کے معصوم نہیں ہیں، نبی ﷺ کا ارشاد ہے
کل نبی آدم الخطاء : ہر بنی آدم خطاکار ہے۔ (جامع ترمذی2499)
بلکہ میں تو آگے کی بات کہوں گا، کہ انبیاء بھی معصوم نہیں، ان سے بھی گناہ سرزد ہوئے، انہوں نے اللہ سے توبہ کی، رجوع کیا، اللہ نے انہیں معاف کیا

آدمؑ سے غلطی ہوی۔ (سورہ بقرہ36، سورہ اعراف22)
نوحؑ سے غلطی ہوئی۔ (سورہ ہود46)
یونسؑ سے غلطی ہوئی۔ (سورہ انبیاء87)
نبی ﷺ سے غلطی ہوئی۔ (سورہ عبس1-10)
نبی ﷺ سے غلطی ہوئی۔ (سورہ انفال68)

سیدنا حسینؓ کوفہ کیا کرنے جارہے تھے؟

اس سوال پر مختلف تجزیئے کیئے جاسکتے ہیں، مثبت بھی اور منفی بھی، سب سے مثبت تجزیہ یہ ہے کہ حسینؓ اپنے بابا علیؓ کی طرح کوفیوں کی اصلاح کی خاطر وہاں پر قیام کرنا چاہتے تھے کہ وہ حکومت وقت کے ساتھ چلا کریں، ریاست کو نقصان نہ پہنچایا کریں،

کیوں قافلہ حسینؓ نے لڑنے کا سامان نہ لیا تھا

سیدنا حسینؓ کوفہ کیا کرنے جارہے تھے؟

اس سوال کا منفی تجزیہ یہ ہے کہ وہ یزید کے خلاف لڑنے نکلے تھے، تو یہاں پھر سوال بنتا ہے **کیوں؟**

ابھی یزید کے ہاتھوں کوئی غیر شرعی کام بھی نہیں ہوا تھا،

واقعہ کربلا بھی نہیں ہوا تھا،

واقعہ حرہ بھی نہیں ہوا تھا،

اور بھی کوئی دل خراش دلیل نہیں تھی، اور اگر کچھ تھا بھی تو یزید کے بابا معاویہؓ کو ان کی زندگی میں مل کر ہی مسئلہ حل کیا جاسکتا تھا

جو یہ کہتے ہیں کہ سیدنا حسینؓ لڑنے جا رہے تو کیا اس کام کی شریعتِ
محمدیؐ اجازت دیتی ہے؟
اگر لڑنے جا رہے تھے، (آپ کے بقول) تو پھر سیدنا حسینؓ پر بشری
تقاضے قالب آئے، واضح غلطی ہوئی، اور اس غلطی کو اللہ نے ان کی نیکیوں
کی بدولت معاف کر دیا ہو گا،
ہم نے جذبات میں آکر حسینؓ کے نانا کا دین تو نہیں بھلا دیا نہ؟
اگر یہ سب عمل جائز ہوتا تو صحابہؓ سب ساتھ جاتے، جو دنیا کے ہر محاظ پر
جہاد میں شریک ہوتے تھے، ویسے میرے بقول یہ ارادہ بدل کر یزیدؒ کے
پاس جانا چاہ رہے تھے، کربلا یزید کے شہر دمشق کے راستے میں آتا ہے،
فیملی بھی ساتھ تھی، ہتھار بھی ساتھ نہ لائے تھے۔

شرعی اعتبار سے کسی بھی حکمران کی حکومت کو
مسلح خروج سے اتارنا مناسب نہیں، بلکہ جائز ہی نہیں
اس لئے سیدنا حسینؓ نے کوئی کوشش نہیں کی یزیدؒ
حکومت کو ختم کرنے کی، کیوں کہ یہ جائز ہی نہیں تھا
آیئے 5 پوسٹیں ملاحظہ کرتے ہیں:

4 یزید یا کسی بھی حاکم کے خلاف بغاوت بنتی نہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد حق تلفیاں ہوں گی، ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا جانو گے، صحابہؓ نے عرض کی ایسے وقت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے حق (اطاعت) کو ادا کرنا اور اپنا حق اللہ سے مانگنا۔ (صحیح مسلم 4775)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تمہاری حق تلفیاں ہوں گی، تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھے حوض کوثر پر آملنا۔ (صحیح مسلم 4779)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جھگڑا نہ کرنا اس شخص کی حکومت میں جو اس کے سپرد ہو، جب تک کھلا کفر نہ کرے۔ (صحیح مسلم 4771، بخاری 7055)

5 یزید کے خلاف بغاوت بنتی نہیں تھی

سلمیٰ بن یزید جعفیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو اپنا حق تو ہم سے طلب کریں، لیکن ہمارا حق ہمیں ادا نہ کریں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی سنو اور اطاعت بھی کرو، ان کے عملوں کا بوجھ ان پر ہے اور تمہارے اعمال کا بوجھ تم پر۔ (صحیح مسلم 4782)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ اور ان کے امام کے ساتھ رہ، اگر امام نہ ہو تو سب فرقوں کو چھوڑ دے، چاہے (حالات کی تنگی یا کنارہ کشی کی وجہ سے) درخت کی چھال ہی کیوں نہ چبانی پڑے موت تک۔ (صحیح مسلم 4783)

6

یزید کے خلاف بغاوت بنتی نہیں تھی

اگر کسی طبقے کی نظر میں یزید برا تھا بھی تو۔۔۔۔۔۔

نبی ﷺ نے فرمایا: میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہیں چلیں گے، میری سنت پر عمل نہیں کریں گے، ان میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کے دل شیطانوں جیسے اور بدن انسانوں جیسے ہوں گے، حذیفہؓ فرماتے ہیں، میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ ! ایسے حالات ہوں تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو ایسا زمانہ پائے تو حاکم کی بات سن اور اطاعت کر، اگرچہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال ضبط کرے، تو اس کی اطاعت کرتا رہ۔ (صحیح مسلم 4785)

7

یزید کے خلاف بغاوت بنتی نہیں تھی

نبی ﷺ نے فرمایا: جو اپنے حاکم میں کوئی برائی دیکھے تو صبر کرے، اس لئے کہ جو جماعت سے ایک بالشت دور ہو گا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔ (صحیح مسلم 4790)

عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ حدیث تب سنائی جب یزید بن معاویہؓ کے زمانہ میں "حرہ" والا واقعہ ہوا، عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: جو اپنا ہاتھ اطاعت سے نکال لے تو قیامت والے دن وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو گی، اور جو کوئی بیعت ہی نہ کرے تو اس کی موت جاہلیت کی ہو گی۔ (صحیح مسلم 4793)

8 یزید کے خلاف بغاوت بنتی نہیں تھی

نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں، اور برے حاکم وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو، اور وہ تمہارے دشمن ہوں، تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں، لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ کیا ایسے حاکموں کو ہم تلوار سے دفعہ نہ کر دیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں، جب تک وہ نماز کو قائم رکھیں، جب تم کوئی بات اپنے حاکموں میں بری دیکھو تو اسے دل سے برا جانو، لیکن ان کی اطاعت سے باہر نہ نکلو۔ (صحیح مسلم 4804)

واقعہ کربلا کو حق و باطل کو معرکہ کہو گے تو مسلم ریاستوں میں کبھی بھی امن قائم نہیں ہو سکتا، کیوں کہ کوئی نہ کوئی خود کو حسینی بنا کر پیش کرتا رہے گا

زندہ مثالیں موجود ہیں عصر حاضر میں بھی اور تاریخ کے آغوش میں بھی